Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۳ جمادی الاوّل ۱۳۹۲ھ ۱۶ احسان ۱۳۵۱ہش ۱۶ جون ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۳۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کی مخالفت کا مقابلہ کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک حربہ نازل کیا ہے

اسلام کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے اور خدا کی توحید و جلال کو ظاہر کرنے کیلئے یہ سلسلہ قائم کیا گیا ہے

"آج دو قسم کے شرک پیدا ہوگئے ہیں۔ جنہوں نے اسلام کو نابود کرنے کی بے حد سعی کی اور اگر خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو قریب تھا کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور پسندیدہ دین کا نام و نشان مٹ جاتا۔ مگر چونکہ اُس نے وعدہ کیا ہوا تھا کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ٥ یہ وعدہ حفاظت چاہتا تھا کہ جب غارت گری کا موقعہ ہو تو وہ خبر لے۔ چوکیداروں کا کام ہے کہ وہ نقب دینے والوں کو پوچھتے ہیں۔ اور دوسرے جرائم والوں کو دیکھ کر اپنے منصبی فرائض عمل میں لاتے ہیں۔ اسی طرح پر آج چونکہ فتن جمع ہوگئے تھے اور اسلام کے قلعہ پر ہر قسم کے مخالف ہتھیار باندھ کر حملہ کرنے کو تیار ہوگئے تھے۔ اس لئے خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ منہاجِ نبوۃ قائم کرے۔ یہ مواد اسلام کی مخالفت کے دراصل ایک عرصہ دراز سے پک رہے تھے اور آخر پھوٹ نکلے۔ جیسے ابتداء میں ایک نطفہ ہوتا ہے اور پھر ایک عرصہ مقررہ کے بعد بچہ بن کر نکلتا ہے اسی طرح پر اسلام کی مخالفت کے بچہ کا خروج ہو چکا ہے اور اب وہ بالغ ہو کر پورے جوش اور قوت میں ہے۔ اس لئے اس کو تباہ کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے آسمان سے ایک حربہ نازل کیا اور اس مکروہ شرک کو جو اندرونی اور بیرونی طور پر پیدا ہوگیا تھا دُور کرنے کے لئے اور پھر خدا تعالیٰ کی توحید اور جلال قائم کرنے کے واسطے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے اور مَیں بڑے دعوے اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ بے شک یہ خدا کی طرف سے ہے۔ اس نے اپنے ہاتھ سے اس کو قائم کیا ہے، جیسا کہ اُس نے اپنی تائیدوں اور نصرتوں سے جو اس سلسلہ کے لئے اُس نے ظاہر کی ہیں دکھا دیا ہے۔ عادۃ اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب بگاڑ حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اصلاح کے لئے کسی کو پیدا کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۲، ۹۳)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

حضور کو ضعف کی تکلیف تاحال چل رہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفاء عطاء فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۵ احسان۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت چند دنوں سے بہت ناساز ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب کو محض اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم شیخ محمد صاحب شرما کراچی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بیٹے لطیف محمد صاحب شرما پر دل کے عارضہ کا حملہ ہوا ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ نوازش مورخہ ۱۰ جون بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں عزیزہ فرحت جبین صاحبہ بنت مکرم احتجاج علی صاحب زبیری کیمبل پور کے نکاح کا ہمراہ عزیز نذیر احمد صاحب ایاز ابن محترم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز مرحوم حال لنڈن پندرہ ہزار روپیہ مہر پر اعلان فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۵، ۶، ۷ اخاء / اکتوبر بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا

مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تیسویں سالانہ اجتماع کیلئے ۵، ۶، ۷ اخاء ۱۳۵۱ھش (مطابق ۵، ۶، ۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء) بروز جمعرات، جمعہ ہفتہ کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

مجالس اور خدام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ احسان ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیابی کا دُوسرا ذریعہ — قربِ الٰہی کی تلاش

قرآن مجید کی آیات اور سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر معارف تحریرات کی رُو سے ہم اِس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ الٰہی جماعت کی کامیابی کا پہلا حتمی اور بنیادی ذریعہ تقویٰ اللہ کا حصول ہے جس کے معنے ہیں باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا۔ یہ فی الاصل اپنے اُوپر موت اور فنا کی کیفیت وارد کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔ لیکن تقویٰ اللہ سے صرف اتنا ہی مطلوب نہیں ہوتا کہ انسان ہر قسم کے معاصی سے بکلّی محفوظ ہو جائے بلکہ تقویٰ اپنے کمال کو اُس وقت پہنچتا ہے جب ترکِ معاصی کے نتیجہ میں حصولِ حسنات کی کیفیت از خود اُبھر کر انسان کو سابق بالخیرات بنا دے اور قربِ الٰہی کا حصول اس کے لئے ممکن ہو جائے۔

اسی لئے اللہ تعالےٰ نے سورہ مائدہ کی آیت ۳۶ میں حصولِ مقصد میں کامیابی کیلئے تقویٰ اللہ کے حصول کے معًا بعد قربِ الٰہی کی راہیں ڈھونڈنے کی تلقین فرمائی ہے جیسا کہ فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۰

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کو از سر نو دُنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے الٰہی جماعتوں کی کامیابی کے ہر سہ ذرائع (۱۔ تقویٰ اللہ کا حصول، ۲۔ قربِ الٰہی میں ترقی، ۳۔ وصالِ الٰہی کے مرتبہ کو پانے کی کوشش) کی اہمیت کو اچھی طرح واضح کر کے اپنے متبعین کو ان ہر سہ ذرائع سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھانے کی اہلیت سے بہرہ ور کر دکھایا۔ آپ نے تقویٰ اللہ کی روح سے انہیں مزیّن کرنے میں جو کارنامہ سر انجام دیا اس پر ہم گزشتہ شمارہ میں روشنی ڈال چکے ہیں۔ آج ہم الٰہی جماعت کی کامیابی کے دوسرے ذریعہ یعنی قربِ الٰہی کی اہمیت کو واضح کر کے اس امر پر روشنی ڈالتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس طرح اپنی خدا داد قوتِ قدسیہ کی مدد سے اپنے متبعین میں قُربِ الٰہی کی تڑپ پیدا کر دکھائی۔

جس طرح آپ نے اپنی بعثت کی ایک غرض یہ بیان فرمائی تھی کہ لوگوں کو تقویٰ کی راہ پر گامزن کر کے انہیں حقیقی معنوں میں متقی بنایا جائے تا ان کی عام برکات دُنیا میں پھیلیں اور ان کا نیک اثر دوسروں میں سرایت کرے بعینہٖ اسی طرح آپ نے اپنی بعثت کا ایک مقصد اس امر کو بھی قرار دیا کہ لوگ تقویٰ کی روح سے مزین ہونے کے بعد جملہ نیک اعمال بجا لا کر قربِ الٰہی کی راہیں ڈھونڈیں اور اس طرح اُس کی معیّت حاصل کریں چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

(۱) "میرے آنے کی غرض بھی وُہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی یعنی مَیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے؟ بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۱)

(۲) "وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اُسکی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اسکو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔" (لیکچر لاہور صفحہ ۴۷)

(۳) "مَیں بھیجا گیا ہوں تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا بعد اسکے کہ بہت دُور ہو گیا تھا۔" (کتاب البریہ صفحہ ۲۹۴)

حضور علیہ السلام نے جس طرح تقویٰ اللہ کی اہمیت کو واضح کر کے اپنے متبعین پر واضح کیا تھا کہ تقویٰ کا میدان خالی ہے تم اس میدان میں قدم رکھو اور آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ اسی طرح آپ نے نیک اعمال بجالانے اور قربِ الٰہی میں ترقی کرنے کی اہمیت واضح کر کے انہیں توجہ دلائی کہ آج دنیا میں تقویٰ کی طرح قربِ الٰہی کا میدان بھی خالی ہے اس لئے تمہیں چاہیئے کہ تقویٰ اللہ میں ترقی کرنے پر ہی اکتفا نہ کرو بلکہ اس کے لازمی نتیجہ کے طور پر نیک اعمال بجالا کر اور خدمات کے مقامِ محمود تلاش کر کے قربِ الٰہی میں بھی ترقی کرو تا کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی معیت حاصل ہو اور تم اس کی تائید و نصرت کے مورد بن کر غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیابی سے ہمکنار ہوتے چلے جاؤ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اسکی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اِس دروازے میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے انعام پاویں۔" (الوصیّت)

نیز آپ نے اِس امر کو تفصیل سے واضح فرمایا کہ ترکِ معاصی کے ذریعہ اپنے اُوپر موت وارد کرنے کے نتیجہ میں انسان کو نیک اعمال بجالانے کی توفیق ملتی ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم ہوتا ہے اور ایک نئی حیات انسان کو میسّر آتی ہے جسے فنا کے مقابل میں بقا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور انسان قربِ الٰہی حاصل کرنے اور اس میں ترقی کرنے کے قابل بن جاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے قربِ الٰہی حاصل کرنے اور اس میں ترقی کرنے کے طریق کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔ بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا، متکبّر اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا، ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا، خائن اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا، وہ جو دُنیا پر کُتّوں یا چیونٹیوں یا گِدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے، ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دُور ہے، ہر ایک ناپاک دل اُس سے بے خبر ہے۔ وہ جو اُس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا، وہ جو اُس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا، وہ جو اُسکے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اسکو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ ..... تم سچ مچ اُسکے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے۔" (کشتی نوح)

اِس امر کو اچھی طرح واضح کرنے کے بعد کہ قربِ الٰہی حاصل کرنے اور اس میں ترقی کرنے کے لئے ہر بدی کو ترک کرنا اور ہر نیکی کو پورے تعہد اور عزم و ہمّت سے بجا لانا ضروری ہے آپ نے اپنے متبعین کو قربِ الٰہی میں ترقی کرنے کی پُر زور تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں، اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ ..... پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جُھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے مطابق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ ..... ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے قبول کئے جاؤ۔" (الوصیت)

خدا تعالیٰ نے اپنی پیشگوئی کے بموجب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں اور آپ کی توجہ کو آپ کے متبعین کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہرایا تھا۔ چنانچہ آپ کی یہ نصائح ان کے دلوں میں اُترتی چلی گئیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کی زندگیوں میں ایسی پاک تبدیلی بخشی کہ وہ تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن ہونے کے بعد پوری مستعدی سے نیک اعمال بجالاتے اور اس طرح قربِ الٰہی میں ترقی کرتے چلے گئے۔ اللہ تعالےٰ اپنے قرب اور معیّت کے ثبوت کے طور پر انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا اور ترقی پر ترقی عطا فرماتا چلا گیا۔ زندگیوں میں پاک تبدیلی اور قربِ الٰہی میں ترقی کا یہ سلسلہ خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے آپ کی قائم کردہ جماعت میں آج بھی جاری ہے۔ یہی وجہ ہے اسے غلبۂ اسلام کی خاطر قربانیاں پیش کرنے اور ہر ممکن مساعی بروئے کار لانے کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے اور ان کی یہ مساعی خدائی تائید و نصرت کے نتیجہ میں بار آور ثابت ہو کر دُنیا میں غلبۂ اسلام کو نمایاں سے نمایاں تر کرتی چلی آرہی ہیں۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکہ برطانیہ الزبتھ ثانی کا دورۂ مارشس

جملہ سرکاری تقریبات میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی ملکہ معظمہ کو قرآن کریم اور اسلامی کتب کا تحفہ خوش آمدید کے ایڈریس کی پیشکش

مکرم محمد اسلم صاحب قریشی شاہد انچارج احمدیہ مشن مارشیس

(۲)

ملکہ کو قرآن کریم اور کتب سلسلہ کا تحفہ

جماعت احمدیہ نے ملکہ معظمہ کو قرآن کریم انگریزی ترجمہ مع مختصر تفسیر اور دیگر چار کتب اسلامی کا تحفہ دینے کا پروگرام بنایا ہوا تھا۔ چنانچہ ملکہ کی آمد سے قبل ذاتی طور پر یہ تحفہ پیش کرنے کے لئے گورنر جنرل کے پرائیویٹ سیکرٹری سے رابطہ قائم کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ذاتی طور پر ایسا کرنا مشکل ہوگا آپ اپنے تحائف میرے پاس جمع کرا دیں میں ملکہ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ چنانچہ ملکہ برطانیہ کی روانگی کے اگلے روز خاکسار نے جب ٹیلی فون پر اُن سے استفسار کیا تو انہوں نے بتایا کہ ہمارا قرآن کریم اور کتب کا تحفہ ملکہ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ الحمد للہ

قرآن مجید کے ساتھ ہی خاکسار نے ایک انگریزی مفصل تعارفی اور خوش آمدید کا خط بھی ملکہ معظمہ کے نام لکھا تھا جس کا ترجمہ پیش کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ چنانچہ اس خط کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"بملاحظہ ہر مجسٹی الزبتھ ثانی ملکہ مارشس، برطانیہ و دیگر ممالک ہیڈ آف کامن ویلتھ۔

عزت مآب ملکہ! اللہ تعالے کی رحمتیں اور برکتیں آپ کے ساتھ ہوں۔"

جماعت احمدیہ مارشس اپنے دوسرے مارشس بھائیوں کے ساتھ نہایت درجہ خوشی کے ساتھ اپنی ملکہ اور ہز رائل ہائی نس ڈیوک آف ایڈنبرا کا استقبال کرتی ہے۔ یہ اس خوبصورت اور چھوٹے جزیرہ کی تاریخ میں پہلا واقعہ ہے کہ اسے اپنے ساحلوں پر ایک حکمران بادشاہ کا خیر مقدم کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔ ہم اس عنایت پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ایک مذہبی جماعت ہونے کے لحاظ سے ہم برٹش حکومت کے تحت ڈیڑھ صدی سے زیادہ کا مذہبی آزادی اور رواداری کا زمانہ بڑے تشکر کے جذبات سے یاد کرتے ہیں اور یہ مذہبی آزادی کی فضا نہ صرف اس جزیرہ میں بلکہ جہاں جہاں بھی برٹش حکومت رہی ہے قائم رہی ہے اور اقوام نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔

ہماری جماعت نے برٹش انڈیا میں حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) (۱۸۳۵ء-۱۹۰۸ء) کے ہاتھوں جنم لیا۔ بانی جماعت نے دعویٰ فرمایا کہ ....

وہ ساری دنیا کے لئے مسیح موعود بنا کر بھیجے گئے ہیں ایسے ہی جیسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف مسیح موعود بنا کر بھیجے گئے تھے۔ آج دنیا میں ۸۰ لاکھ انسان جماعت احمدیہ کے بانی کی روحانی قیادت کا دم بھرتے ہیں جس کی آمد کا واحد مقصد انسان اور اس کے خالق کے درمیان ذاتی رشتہ کو استوار کرنا تھا۔ جیسا کہ اسلام کا لفظ اپنے معنوں کے اعتبار سے امن کا پیغامبر ہے۔ اسی طرح ہم افراد جماعت احمدیہ بھی دنیا میں امن قائم کرنے کی خدمت پر مامور ہیں اور ہماری زندگی اور موت اسی ایک مقدس فریضہ کے لئے وقف ہے۔

مارشس میں ہماری جماعت ۱۹۱۵ء میں قائم ہوئی اور ہم نے یہاں مختلف اقوام، مذاہب اور طبقات کے درمیان امن اور خیر سگالی کی فضا قائم کرنے میں مقدور بھر کوشش کی ہے اور بھرپور حصہ لیا ہے۔

ہمارے مقدس بانی جماعت نے آنحضور کی عظیم والدی ملکہ وکٹوریہ کی گولڈن جوبلی کے موقعہ پر ۱۸۹۷ء میں ایک کتاب "تحفہ قیصریہ" کے نام سے ملکہ وکٹوریہ کے نام لکھی (جو انہیں تحفۃً بھیجی گئی) ہم بھی اپنے مقدس بانی کی روایت پر عمل کرتے ہوئے آنحضور سے مندرجہ ذیل کتب کا تحفہ قبول کرنے کی درخواست کرتے ہیں:

۱۔ قرآن کریم انگریزی ترجمہ مع مختصر تفسیر

۲۔ اسلامی اصول کی فلاسفی (انگریزی)۔

۳۔ Le systeme economique de l'Islam (فرنچ)

۴۔ افریقہ سپیکس۔

۵۔ سیرت حضرت مسیح موعودؑ (انگریزی)

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے ہماری ذی شان ملکہ پر اپنے بہترین فضل اور برکات نازل فرمائے اور بخیریت اپنے وطن اور اہل خاندان میں واپس لے جائے۔

ملکہ محترمہ کا مخلص محمد اسلم قریشی۔ مشنری انچارج۔ جماعت احمدیہ مارشس۔

خاکسار کا ملکہ الزبتھ سے مصافحہ نہ کرنا

ملکہ برطانیہ کا استقبال کرتے وقت خاکسار نے ملکہ محترمہ سے مصافحہ نہ کیا تھا اس امر کی سوائے اس کے کوئی وجہ نہیں تھی کہ اسلام اس سے منع کرتا ہے۔ چنانچہ اس امر کے متعلق خاکسار نے متعلقہ دعوت نامے ملنے پر چار پانچ روز قبل متعلقہ افسر کو مطلع کیا کہ خاکسار ہر مجسٹی ملکہ برطانیہ سے ملاقات کے وقت ان سے مصافحہ نہیں کرے گا براہ کرم یہ امر نوٹ کر لیا جائے مگر شاید مصروفیت کی وجہ سے متعلقہ افسران اس اطلاع کا مناسب نوٹس نہیں لے سکے چنانچہ استقبال کے وقت ملکہ نے میری طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ مگر خاکسار نے سر کے اشارہ سے ملکہ کو صباح الخیر (Good Morning) کہا اور مصافحہ نہیں کیا۔ ہاں جب ڈیوک آف ایڈنبرا ملے تو ان سے بے تکلف مصافحہ کیا۔ ملکہ کے میری طرف ہاتھ بڑھانے میں ایک یہ چیز بھی ممد ہوئی کہ میرے ساتھ جامع مسجد پورٹ لوئس کے امام صاحب کھڑے تھے استقبال سے قبل میں نے انہیں کہا کہ عورتوں سے مصافحہ اسلام میں منع ہے لہذا امید ہے آپ نہیں کریں گے اور میں تو بہرحال نہیں کروں گا لیکن انہوں نے کہا ہاں مگر کیا کریں۔ یہاں تو صورت حال کے پیش نظر کرنا ہی پڑے گا۔ چنانچہ وقت آنے پر امام صاحب نے ملکہ سے مجھ سے پہلے اپنا ہاتھ مصافحہ کے لئے آگے بڑھا دیا ورنہ شاید ملکہ مذہبی آدمی سمجھ کر اپنا ہاتھ نہ بڑھاتیں۔ اب جب وہ میرے سامنے آئیں تو انہوں نے یہی سمجھا ہوگا کہ جب ایک امام نے ہاتھ ملایا ہے تو دوسرا بھی ایسا ہی کرے گا۔ لہذا کچھ ایسی صورت حال پیدا ہو گئی کہ ملکہ کا ہاتھ بڑھ گیا۔ مگر خاکسار اسے وصول کرنے سے معذور رہا۔ یہ نظارہ اس وقت سارے ملک میں ٹی، وی پر نظر آیا اور وہاں موقع پر بھی لوگوں نے دیکھا اور اسے بہت محسوس کیا۔ غیر مسلم تو بہر حال اسلام سے ناواقفیت کی وجہ سے محسوس کر رہے تھے مگر مسلمانوں میں اس امر کا خوب چرچا ہوا کہ دیکھو احمدی مولانا نے تو ملکہ سے مصافحہ نہیں کیا مگر سنی مولانا نے مصافحہ کر لیا اور چند دن تک وزراء کے حلقوں سے لے کر ہر سطح کے آدمی کا یہ امر دلچسپ موضوع بن گیا اور جماعت کے دوستوں کیلئے تبلیغ کا ایک نیا باب کھل گیا۔ اور انہیں خوب دھڑلے سے سر اونچا کر کے مسلمان دوستوں اور دوسرے دوستوں کو تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ خود خاکسار کو ملکہ کے دورہ کے دوران وزیر صحت مارشس متعدد ممبران پارلیمنٹ، چیف جسٹس مارشس اور جرمن سفیر کو اس سلسلہ میں اسلامی نقطۂ نظر اور احکام سے متعارف کرانے کا موقع ملا۔ ایک مسلمان ممبر پارلیمنٹ نے مجھے بعد میں بتایا کہ آج کل تو لیس ہر جگہ آپ کا تذکرہ ہے کہ آپ نے کیوں ملکہ سے مصافحہ نہیں کیا اور میں نے ہر جگہ آپ کا دفاع کیا ہے کہ آپ کا اس میں کوئی قصور نہیں آپ نے اپنے مذہبی اصول پر عمل کر کے کوئی جرم نہیں کیا جب کہ آپ پہلے متعلقہ محکمہ کو مطلع بھی کر چکے تھے۔ بہر حال اللہ تعالے کا لاکھ لاکھ فضل اور احسان ہے کہ اس عاجز کو اسلامی آداب ملاقات پر عمل پیرا رہنے کی توفیق بخشی اور یوں یہ امر جماعت کی نیک نامی اور غیر معمولی تبلیغ کا موجب بنا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے جماعت احمدیہ مارشس کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے بابرکت عہد میں زیادہ سے زیادہ ترقیات عطا فرمائے اور ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے۔ آمین۔

"حدیثوں میں آیا ہے کہ آنے والے مسیح کے خادم فرشتے ہوں گے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پاس زمینی ہتھیار نہ ہوں گے بلکہ جو کام زمینی ہتھیاروں سے ہوتا وہ دعا کے ذریعہ سے آسمانی فرشتے خود کرتے رہیں گے۔" (المسیح الموعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذکروا موتکم بالخیر

میری والدہ مرحومہ

محترم مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ایل ایل بی لیکچرار گورنمنٹ کالج نوشہرہ

میری والدہ جناب بی بی صاحبہ جو محترم مرزا غلام رسول رضی اللہ عنہ آف پشاور کی اہلیہ تھیں ۱۲ ر مئی ۱۹۷۲ء کو جمعہ کے دن صبح ساڑھے آٹھ بجے ایک ماہ کی علالت کے بعد سی ایم ایچ ایبٹ آباد میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اسلئے ان کا جنازہ ۲ بجے رات کو ہفتہ کے دن ربوہ پہنچا دیا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کمال شفقت اور مہربانی سے اُن کا جنازہ ۹½ بجے صبح پڑھایا بعد میں ان کو اسی دن صبح دس بجے بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا گیا۔

میری اماں جان موضع کھنال والی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کی رہنے والی تھیں۔ جب آپ کی شادی ہوئی تو آپ غیر احمدی تھیں۔ آپ وہاں کے علاقہ کے ایک معزز پیر مسمی محمد الدین صاحب کی بیٹی تھیں۔ جب آپ پر احقاقِ حق ہوا تو آپ نے احمدیت کو نہایت اخلاص صدق و صفا سے اپنایا۔ آپ نے غیر احمدی رشتہ داروں اور اپنے والد کی مرضی کے خلاف اپنے بھائی مرزا سیف اللہ خان فاروق کو کھنال والی سے بلا کر قادیان تعلیم کیلئے بھجوایا جب ان کو قادیان بھجوایا گیا تو آپ احمدی نہ تھے مگر بعد میں بیعت کرلی اور نہایت باوفا اور مخلص احمدی ثابت ہوئے۔

پرائمری تعلیم کی تکمیل کے بعد والد صاحب مرحوم نے برادرم مرزا منظور احمد صاحب کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں جب داخل کرایا تو ہماری دادی جان مرحومہ نے بہت احتجاج کیا۔ مگر میری والدہ مرحومہ نے ذرا بھر بھی شکایت نہ کی۔ آپ جب گرمی کی تعطیلات میں گھر آتے تو اماں جان ان سے قرآن مجید اُونچی آواز میں سن کر خوش ہوتیں وفات سے ذرا پہلے جب آپ کا سانس اکھڑنے لگا تو آپ نے برادرم مرزا منظور احمد صاحب کو ہی قرآن مجید سنانے کے لئے یاد کیا۔

اگرچہ آپ لکھی پڑھی نہ تھیں مگر تبلیغ کیلئے تڑپ رکھتی تھیں۔ حضرت قاضی محمد یوسف مرحوم امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کے ایک فروری پشتو کتابچہ کی اشاعت کے لئے اپنا سارا طلائی زیور اتار کر والد صاحب کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ کئی نادار بچوں کو اپنے ہاں رکھا اور کئی سال تک ان کے لئے نہ صرف قیام و طعام کا انتظام کیا بلکہ ان کو تعلیم بھی دلوائی اور پھر ان میں سے بعض کی شادی بھی خود کروائی۔ آپ باہر بہت کم نکلتی تھیں۔ البتہ ایک دفعہ آپ ۱۹۱۴ء میں والد صاحب مرحوم کے ساتھ قادیان گئیں اور وہاں ایک ماہ رہیں۔ حضور کے خاندان کی خواتین عالیہ سے ملیں اور بہت متاثر ہوئیں۔ جب حضرت ام طاہر رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی تو دونوں ایک ہی نظر میں ایکدوسرے کی سہیلیاں بن گئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے وفات کے بعد حضرت والد صاحب نے غیر مبائعین کے زیر اثر بیعت خلافت کرنے میں ذرا تامل کیا۔ لیکن میری والدہ مرحومہ ایک دن بھی غیر مبائع نہیں رہیں۔ کچھ عرصہ بعد والدہ محترمہ کی تحریک کے نتیجہ میں والد صاحب مرحوم بھی مبائعین میں شامل ہوگئے اور نہ صرف خود شامل ہوئے بلکہ اپنے ساتھ کئی اور غیر مبائعین کو بھی لے آئے۔

آپ کے ذاتی اوصاف میں سب سے زیادہ ممتاز وصف مہمان نوازی اور خوش خلقی تھی۔ ایبٹ آباد کے قیام کے زمانہ میں کبھی ایسا بھی ہوتا کہ دن میں دس سے پندرہ تک مہمان آجاتے مگر آپ نے اُن کے طعام اور قیام کے انتظام میں ذرا ملال یا تھکاوٹ محسوس نہ کی۔ آپ مہمان کو آیۂ رحمت سمجھتی تھیں۔ بڑی شُستہ مذاق اور بذلہ سنج تھیں۔ جو بھی آپ کی مجلس میں بیٹھتا تو باغ باغ ہو جاتا۔

آپ کی صحت ماشاء اللہ بڑی اچھی تھی۔ گھر کا کام خود کرتیں۔ آپ کو ساری عمر سر درد و بخار تک نہیں ہوا۔ آپ نے والد صاحب مرحوم کی وفات کے بعد خود ہی ایبٹ آباد جانا بند کر دیا تھا۔ وفات سے ایک سال قبل گرمی کی شدت کی وجہ سے محض ان کو ایبٹ آباد لے گئے اور آخری ایام آپ نے برادرم مرزا عبداللہ جان صاحب سشن جج کے پاس گزارے آپ کو ذیابیطس کا عارضہ لاحق تھا نیز دل کے پھول جانے کی بھی تکلیف تھی آپ نے ۸۳ سال کی عمر پائی۔

آپ کی آخری بیماری میں بھابی عارفہ بیگم برادرم مرزا منظور احمد صاحب نے خوب خدمت کی۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ دراصل آپ کو اماں جان سے بہت پیار اور لگاؤ تھا اور اماں جان کو ان سے۔ آپ کی جدائی کو سب نے محسوس کیا۔ مگر چونکہ میں بہن بھائیوں میں سے سب سے چھوٹا تھا وہ مجھ سے بہت پیار کرتی تھیں چنانچہ ان کی وفات میرے لئے سب سے زیادہ قلق کا باعث بنی ویسے بھی ہم ان کی مسلسل درد بھری دعاؤں سے محروم ہوگئے ہیں۔ لیکن ہم اللہ تعالےٰ کی رضا کے سامنے سر تسلیم کرتے ہیں اور ہم اسی سے وافر رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور یہی دعا ہے کہ وہ خود اپنی رحمت سے اس خلاء کو پورا کردے جو ان کی وفات سے ہمارے خاندان میں پیدا ہوگیا ہے۔ اور اپنی رضا کے مطابق اپنی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔

آپ کے جنازے پر آپ کے تمام بیٹے بیٹیاں داماد اور بہوئیں موجود تھیں آپ کے پسماندگان میں سے پانچ بیٹوں اور تین بیٹیوں کے علاوہ آٹھ پوتے گیارہ پوتیاں چھ نواسے اور پانچ نواسیاں ہیں۔

آخر میں میں اُن تمام بہن بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے تاروں اور خطوط کے ذریعہ یا بالمشافہ تعزیت اور خلوص کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ سب کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

ضلع نواب شاہ میں تربیتی اور علمی جلسوں کا انعقاد

۱۔ جماعت احمدیہ نواب شاہ

مورخہ ۲۰ ہجرت (مئی) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ نواب شاہ شہر کا ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے "ہفتہ قرآن مجید" کے سلسلہ میں "قرآن مجید کی خصوصیات" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ ایک گھنٹہ تک آپ نے نہایت مؤثر اور مدلل عقلی و نقلی دلائل قرآن مجید کی حقانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان اسوۂ حسنہ بیان کیا۔ جلسہ میں مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ بعض غیراز جماعت احباب بھی تشریف لائے۔ جلسہ دعا کے ساتھ ۹½ بجے شب اختتام پذیر ہوا۔

۲۔ قمر آباد

مورخہ ۲۱ ہجرت (مئی) ۸½ بجے شب جماعت احمدیہ قمرآباد نے ایک جلسہ کا انتظام کیا۔ غیراز جماعت احباب بھی کثرت سے تشریف لائے۔ وسطی سندھ کا یہ نہایت ہی کامیاب جلسہ تھا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے "دجال اور یاجوج و ماجوج کی تفصیلات" کے موضوع پر نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ آخری زمانہ کی ان سب علامات اور نشانات کو بیان کرتے ہوئے آپ نے ثابت کیا کہ دجال اور یاجوج و ماجوج کا خروج ہو چکا ہے اور ان فتنوں کو کچلنے کے لئے جس مقدس وجود مسیح موعود اور مہدی مسعود نے آنا تھا وہ آچکا ہے۔ آخر میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند روحانی مقام بیان کیا۔ آپ کا خطاب اتنا دلنشین، دلچسپ اور سلیس پیرایہ میں تھا کہ سامعین پوری دلچسپی اور انہماک اور بڑے ذوق شوق سے ۱½ گھنٹہ تک تقریر سنتے رہے اور جلسہ کے بعد نہایت عمدہ الفاظ میں مولانا صاحب موصوف کی بلند پایہ علمی تقریر کی تعریف کرتے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

آپ کی تقریر سے غیراز جماعت احباب بے حد متاثر ہوئے اور بااصرار خواہش کی کہ آئندہ ایسے علمی اجلاس منعقد ہونے چاہئیں — ۱۰½ بجے دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعد جماعت احمدیہ قمر آباد نے وسیع پیمانہ پر جملہ سامعین اور مہمانوں کی دعوت کا اہتمام کیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ اور اپنے فضل سے لوگوں کے دل قبول حق کی طرف مائل کردے۔ آمین۔ (نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ

۳

محترمہ بیگم شیخ ارشد علی صاحب (مرحوم) سیالکوٹ		۱۰٫۰۰	روپے
مکرم خلیفہ عبدالرحمن صاحب کوئٹہ		۵۰٫۰۰	روپے
" محمد عبدالقدیر صاحب قاضی احمد سندھ		۱۰٫۰۰	روپے
" بشیر احمد اختر صاحب سیرالیون		۶۰٫۰۰	روپے
" مبارک احمد صاحب نذیر	سیرالیون	۱۰٫۰۰	روپے
" کرنل نصر اللہ خان صاحب	"	۶۰٫۰۰	روپے
مکرمہ ڈاکٹر زکریا شمیم صاحبہ	کراچی	۳۰٫۰۰	روپے
" طیبہ حبیب صاحبہ	ربوہ	۱۰٫۰۰	روپے
" انیس جمال صاحبہ	اوکاڑہ	۱۵٫۰۰	روپے
مکرم محمد زکریا صاحب متعلم جامعہ احمدیہ	ربوہ	۲٫۰۰	روپے
" خالد محمود چیمہ صاحب	لائلپور	۵٫۰۰	روپے
" محمد شریف صاحب	ٹیکسلا	۶٫۲۰	روپے
" غلام حسین صاحب سیکرٹری	پسرور	۱٫۰۰	روپے
" محمد حلیم صاحب سیکرٹری گھنوکے ججہ ضلع	سیالکوٹ	۲۵٫۰۰	روپے
جماعت احمدیہ	داربن	۳٫۰۰	روپے
مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ	ربوہ	۵٫۰۰	روپے
جماعت احمدیہ	راولپنڈی	۴٫۰۰	روپے
" مسز بشریٰ بشیر صاحبہ	ربوہ	۱۰٫۰۰	روپے
مکرم عبدالغفور صاحب جھنگ صدر	جھنگ صدر	۵٫۰۰	روپے
جماعت احمدیہ	شیخوپورہ	۲۳٫۰۰	روپے
" حاجی محمد یعقوب صاحب میانہ پورہ سیالکوٹ		۲۵٫۰۰	روپے
" ڈاکٹر ظہور احمد صاحب	مظفر گڑھ	۱۰۰٫۰۰	روپے
مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ	ربوہ	۵٫۰۰	روپے
مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب		۵۰٫۰۰	روپے
جماعت احمدیہ	اسلام آباد	۸۱٫۰۰	روپے
مکرمہ والدہ صاحبہ شیخ عبدالرشید صاحب		۷٫۰۰	روپے
مکرم عبدالستار صاحب دارالنصر	ربوہ	۱٫۰۰	روپے
" قریشی عبدالرحمن صاحب	سکھر	۱۰٫۰۰	روپے
جماعت احمدیہ ساہیوال		۶۰٫۴۳	روپے
جماعت احمدیہ کراچی		۹۸٫۰۵	روپے
دفتر لجنہ مرکزیہ ربوہ		۴٫۰۰	روپے
" قریشی محمد ارشد صاحب	بھمبر آزاد کشمیر	۲٫۸۹	روپے
" رانا مبارک احمد صاحب	بہاولپور	۱٫۰۰	روپے
مکرمہ رقیہ قمر صاحبہ		۱۷٫۵۰	روپے
جماعت احمدیہ جڑانوالہ		۵٫۰۰	روپے
مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار۔ ربوہ		۱۰٫۰۰	روپے
جماعت احمدیہ چک ۲۷۵ گ ب ضلع لائلپور		۴۵٫۰۰	روپے
جماعت احمدیہ وساوے والا ضلع ساہیوال		۱۲٫۰۰	روپے
" افتخار احمد خان صاحب	ہری پور ہزارہ	۹٫۸۸	روپے
" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	ربوہ	۱٫۰۰	روپے
مکرمہ مسز اشرف صاحبہ	سرگودھا	۲٫۰۰	روپے
جماعت احمدیہ ستکوہ کوٹ	ضلع شیخوپورہ	۵٫۰۰	روپے
" کوثر جبیں صاحبہ چک ۳۵ ج ضلع سرگودھا		۵٫۰۰	روپے

(باقی)

تحریک وقف زندگی اور لجنات اماء اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نضل عمر رضی اللہ عنہ وقف زندگی کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک اس کی ایک حد تک ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر بھی ہے۔ اگر لجنہ اماء اللہ دین کی ضرورتوں اور وقف کی اہمیت کو اچھی طرح عورتوں کے ذہن نشین کرا دے تو سال کے اندر اندر جس طرح کہتے ہیں کہ زمین نے اپنا کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیا ہے اسی طرح عورتیں بھی اپنا کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیں۔ عورتوں کا کلیجہ اولاد ہوتی ہے۔ اگر مائیں اپنے لڑکوں کو زندگی وقف کرنے اور دوسرے دینی کاموں میں حصہ لینے کی تحریک کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت زیادہ نوجوان اپنے آپ کو وقف کرنے لگ جائیں۔" (الفضل ۳۰ر اپریل ۱۹۴۶ء)

لجنات اماء اللہ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق دین کی ضرورتوں اور وقف زندگی کی اہمیت کو آپ اپنے حلقہ کی عورتوں کے ذہن نشین کرائیں تاکہ مائیں اپنے لڑکوں کو زندگی وقف کرنے کی تحریک کریں اور زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس نوجوان اپنے آپ کو وقف اور اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے پیش کر سکیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

مجاہدین تحریک جدید توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا اس زمیندار سے بدبخت نہیں ہو سکتا جو چند سیر دانے زمین میں ڈال کر کئی ہزار من غلہ حاصل کر لیتا ہے۔ اگر وہ دنیا کی خاطر دانے ڈال کر زیادہ کما لیتا ہے تو دین کی خاطر خرچ کرنے والا کب گھاٹے میں رہ سکتا ہے اگر کوئی گھاٹے میں رہتا ہے تو اس میں اس کا اپنا قصور ہوتا ہے ورنہ ہم نے تو دیکھا ہے کہ دین کی خدمت کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا روپیہ خرچ کرنے والے کبھی گھاٹے میں نہیں رہتے۔"

جملہ احباب جماعت کو چاہیئے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد کو کامیاب کرنے کے لئے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کی روشنی میں اپنے عزیز اموال کو زیادہ سے زیادہ خرچ کر کے اللہ تعالیٰ کے غیر محدود انعامات کے مستحق ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

شعبہ اطفال کی رپورٹ

مجلس اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ بابت ماہ مئی مرکز میں جلد از جلد بھجوا دیں جن مجالس کے پاس رپورٹ فارم ختم ہو چکے ہوں وہ فوراً مرکز میں شعبہ اطفال کو خط لکھ کر حاصل کر لیں۔ (مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت "عبدالباری" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محترم ڈاکٹر غلام قادر صاحب صدر جماعت احمدیہ چہور مغلیاں ضلع شیخوپورہ کا نواسہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور خادم دین بنائے اور صاحب عمر و صحت کرے اور وہ ہم سب کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔

(محمد ظفر بھٹی احمدی چہور مغلیاں ضلع شیخوپورہ)

ہفتہ وصولی کے دوران کی وصول شدہ رقم جلد مرکز کو ارسال کریں۔ مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر افراد کا مفاد قومی مفاد سے ٹکرائے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم قومی مفاد کو مقدم رکھیں

اسی کا نام ملّی رُوح ہے۔ اسلامی عبادات سے بھی یہی رُوح ہمارے اندر پیدا ہو سکتی ہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

حقیقی تعادل یہی ہے کہ انسان کو اختیار اور طاقت حاصل ہو۔ رُتبہ حاصل ہو۔ روپیہ موجود ہو مگر وہ ان کے متعلق اپنے اختیارات پر خود قیدیں لگا دے۔ روپیہ خرچ کرنے کے لئے موجود ہو مگر کم خرچ کرے یا اسے دوسروں کے لئے خرچ کرنے لگے۔ موجود ہونے کے باوجود کم خرچ کرنے کی مثال روزہ ہے اور دوسروں کی خاطر خرچ کرنے کی مثال صدقہ ہے۔ روزہ میں کم خرچ کیا جاتا ہے۔ ایک امیر آدمی بھی سب کچھ موجود ہونے کے باوجود اپنی شکل غریبوں کی سی بناتا ہے۔ دراصل سحری کی غرض یہی ہے کہ انسان جو بھی کھاتا ہے چوری چھپے کھاتا ہے اور جب لوگوں کے سامنے آتا ہے تو ایسی حالت میں کہ اس کے چہرے سے فاقہ کشی اور غربت کے آثار ہویدا ہوتے ہیں۔ اور اس طرح وہ جسے کھانے کو ملتا ہے اور وہ بھی جسے نہیں ملتا سب یکساں نظر آتے ہیں۔ جو کچھ کھانا ہوتا ہے وہ سحری کے وقت ہی کھا لیا جاتا ہے اور ایک دوسرے کے سامنے آنے کے وقت سب کی شکلیں غربت ظاہر کر رہی ہوتی ہیں۔ حج کی بھی یہی صورت ہے۔ سب کے لئے حکم ہے کہ ایک چادر لپیٹ لو۔ اور اس طرح مجلس میں سب تکلفات، کوٹ، جوتی، قمیص، بنیان وغیرہ اڑ گئیں۔ پھر اس چادر کی سلائی کو بھی روک دیا۔ کیونکہ سب فیشن دراصل سلائی سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ صرف ایک کپڑا پہننے کی اجازت ہے اور سب کے لئے یہی حکم ہے۔ اس طرح ہماری شریعت نے دونوں رنگ رکھے ہیں۔ کہیں تو کم خرچ کرنے کو کہا ہے اور کہیں دوسروں کے لئے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔ روپیہ موجود ہے مگر انسان اس کا استعمال نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ اپنے غریب نادار بھائی کے مشابہ نظر آ سکے۔ یا چیز موجود ہے مگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ دوسروں کو دے دو۔ اور اسی کا نام ملّی روح ہے۔ یعنی اپنی طاقتوں اور ذرائع کو مقید اور محدود کر دیا جائے اور اس ملی روح کے کمال کا نقطہ یہ ہے کہ ان کے اندر یہ بات پیدا ہو جائے کہ جہاں میری ذات کا مفاد میری قوم کے مفاد سے ٹکرائے وہاں قومی مفاد کو مقدم کروں گا اور اپنی ذات کو نظر انداز کر دوں گا۔ اور جب کسی جماعت میں یہ بات پیدا ہو جائے تو وہ کسی سے ہارتی نہیں۔ صحابہ کرام کی حالت ہمارے سامنے ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کے لئے صحابہؓ جو قربانیاں کرتے تھے وہ بھی دراصل اسلام کے لئے ہی تھیں کیونکہ وہ آپ کو اسلام کا مکمل نمونہ خیال کرتے تھے اور اس لئے آپ کے مقابلہ میں اپنی شخصیتوں کو بالکل نظر انداز کر دیتے تھے مذہبی جماعتوں میں تو یہ روح بہت بڑی ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیوی قوموں میں بھی جب یہ بات پیدا ہو جائے تو وہ ترقی کر جاتی ہیں۔"

(مشعل راہ ص۱۰۵، ۱۰۶)

دعائے مغفرت

محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم (برادر اکبر حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی) مورخہ ۶/۲ ۱۱ کو مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کیپٹن محمد اسلم صاحب دارالنصر غربی کی اہلیہ تھیں۔ آپ کے بطن سے چار بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ لڑکیاں ساری شادی شدہ ہیں۔ بڑا لڑکا عزیز محمد اکرم کراچی میں برسر روزگار ہے اور چھوٹا بیٹا عزیز محمد اشرف ایم اے نائیجیریا میں بطور مبلغ تحریک جدید سکیم کے تحت کام کرنے کے لئے گیا ہے۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ حضور کے فرمان کے ماتحت مولانا ابو العطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ نہایت نیک طبیعت۔ خوش خلق۔ ملنسار۔ رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنے والی تھیں۔

احباب مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۷۲ء کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں عزیزم کیپٹن مسعود احمد مرزا صاحب ابن مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب ایس ڈی او (ریٹائرڈ) مع نسبت روڈ لاہور کا نکاح محترمہ نسیم اختر صاحبہ بی اے بی ایڈ دختر مکرم چوہدری محمد لطیف احمد صاحب خانیوال کے ہمراہ بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ دلہن کے دادا میاں نبی محمد صاحب اور پردادا میاں سلطان محمد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

مجلس صحت کے پروگرام کے تحت تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے زیر اہتمام

ربوہ میں والی بال ٹورنامنٹ کا انعقاد

ربوہ — یہاں پر ۱۱۔۱۲۔۱۳ احسان (مطابق ۱۱۔۱۲۔۱۳ جون ۱۹۷۲ء) کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت مجلس صحت کے پروگرام کے تحت پہلا آل ربوہ والی بال شوٹنگ ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ اس ٹورنامنٹ کے جملہ انتظامات تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے سرانجام دیئے۔

ٹورنامنٹ میں کل چھ ٹیموں نے حصہ لیا جن میں انصار اللہ صدر بلاک اور رحمت بلاک کی دو ٹیمیں، طبیہ کالج اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ایک ایک ٹیم، تعلیم الاسلام کالج کی دو ٹیمیں اور مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی آٹھ ٹیمیں شامل ہوئیں۔ ورزشی کھیلوں کے شوق کو عام کرنے کے لئے پہلے روز ابتدائی چھ میچ محلہ دارالیمن۔ دارالبرکات۔ دارالرحمت اور ہائی سکول کی گراؤنڈز میں کھیلے گئے اس سلسلہ میں محلہ جات کے صدر صاحبان، منتظم صاحبان مقامی اور زعما خدام الاحمدیہ نے پورا تعاون کیا۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سیکرٹری مجلس صحت بھی ہمہ وقت راہنمائی کرتے رہے۔

ٹورنامنٹ کے دوسرے روز خدام کے دو میچ ہوئے ایک میچ انصار اللہ کی دو ٹیموں کے درمیان ہوا جو بہت دلچسپ رہا۔ فائنل میچ ۱۳ر جون کی شام کو صدر بلاک اور رحمت بلاک کے درمیان ہوا۔ جس میں صدر بلاک کا پلہ بھاری رہا۔ اسے اوّل انعام کے علاوہ رننگ ٹرافی بھی دی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تشریف آوری متوقع تھی مگر حضور علالت طبع کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے اس لئے تقسیم انعامات کی اختتامی تقریب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو کہ عزیز حافظ مبارک احمد غنی متعلم جماعت دہم نے کی۔ بعد ازاں ٹورنامنٹ کے سیکرٹری مکرم محمد ہارون خان صاحب نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پڑھی آخر میں صاحب صدر نے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے کھلاڑیوں کو انعامات عطا فرمائے اور مختصر تقریر میں قرآن مجید کی رو سے صحت جسمانی کی اہمیت واضح فرمائی اور تقویٰ اور امین بننے کی تلقین کی آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔

اہل ربوہ کثرت کے ساتھ میچ دیکھنے کے لئے آتے رہے۔ ٹورنامنٹ کے جملہ انتظامات تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی انتظامیہ نے بڑی عمدگی سے اور نظم و ضبط کے اعلیٰ معیار کے ساتھ سرانجام دیئے جس کے لئے وہ شکریہ کی مستحق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ٹورنامنٹ خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔

درخواست دعا۔ میرے والد محترم شیخ [illegible] صاحب کچھ عرصہ سے درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (اعزاز رسول کوکب دارالبرکات ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴